ماڈیول نمبر 3 — سبق نمبر 25: تھا یہ نعرہ کہ محمدؐ کا نواسا ہوں میں

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/عملی کام
25	تھا یہ نعرہ کہ محمدؐ کا نواسا ہوں میں (مرثیہ: میر انیس)	• نئے الفاظ کو گفتگو میں استعمال کرنا • مرثیے کے بند یاد کرنا	• مرثیے کو بلند آواز میں پڑھنا	• اشعار کی تفہیم و تشریح اور سوالات کے جوابات	• میر انیس • تشبیہ • استعارہ • اضافت	• مرثیہ خوانی • مرثیہ کی تاریخی اہمیت

شاعر کے بارے میں

- میر ببر علی انیس 1804 کے آس پاس فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد میر خلیق کے زیر سایہ ہوئی۔ میر انیس کے دادا میر حسن اور والد میر خلیقؔ باکمال شاعر تھے۔ شعر گوئی کی ابتدا بچپن میں ہوئی۔ مرثیہ گوئی میں کمال حاصل کیا اور وہ نام پیدا کیا کہ مرثیہ گوئی میں ان کے پائے کا کوئی دوسرا شاعر نہیں ہوا۔ انھوں نے مرثیہ گوئی اور مرثیہ خوانی کو ایک فن کا درجہ دیا۔ زبان پر انھیں بے پناہ قدرت حاصل تھی۔ وہ انسانی جذبات کا عمدگی سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی منظر نگاری بھی خوب ہے۔ 1874 میں ان کی وفات لکھنؤ میں ہوئی۔

مرثیے کے بندوں کا مفہوم

- تھا یہ نعرہ کہ .... صبر اسے کہتے ہیں
- مرثیے کا یہ پہلا بند رجز کا ہے جس میں حضرت امام حسینؑ اپنے مخالفین سے مخاطب ہیں کہ اے لوگو! مجھے پہچان لو کہ میں ہی حضرت محمدؐ کا نواسا ہوں۔ اور میں اپنے خالق یعنی خدا کو پہچاننے والا ہوں۔ میں کمزور اور خوف زدہ نہیں ہوں۔ چنانچہ زخمی ہونے اور مرنے سے میں پریشان نہیں ہوں۔ میں تین دن سے پیاسا ہوں۔ دشمن کی فوج نے تین دن تک پانی بند کر دیا تھا اور موسم انتہائی گرمی کا تھا۔ حضرت امام حسینؓ آگے کہتے ہیں کہ میں چین و آرام سے ناواقف ہوں مگر زبان پر شکوہ نہیں لاتا اور یہی دراصل صبر ہوتا ہے۔
- بے وطن ہوں مسافر .... سر کاٹ کے پچھتاؤ گے
- دوسرے بند میں شاعر رجز کو آگے بڑھاتے ہوئے دشمن کو انتہائی قدم اٹھانے سے روکتا ہے۔ امام حسینؓ کی زبان سے کہتا ہے کہ مسافر ہوں اور مسافر کو ستانا ٹھیک نہیں اور مجھے کس گناہ کے لیے قتل کرتے ہو۔ یہاں نہ کوئی میرا مددگار ہے اور نہ ساتھی کہ سب مارے جا چکے ہیں۔ چنانچہ تم پر لازم ہے کہ تم ہم غریبوں پر رحم کی نگاہ کرو۔ مجھے قتل کر کے نہ تمھیں انعام ملے گا اور نہ ہی کسی قسم کی دولت ہاتھ آئے گی۔ سوائے پچھتاوے کے اور تمھارے پاس کچھ نہ آئے گا۔ چنانچہ میرا قلم سر کرنے سے باز رہو۔
- پہلے تیروں سے کماں .... جاتے تھے عمامے کے
- اس بند میں شاعر نے میدان کربلا میں امام حسینؓ کے زخمی ہونے کی درد انگیز تصویر کھینچی ہے کہ سب سے پہلے تیر چلا کر کمان داروں نے انھیں زخمی کیا پھر نیزے سے مار کے انھیں مزید لہولہان کیا۔ سینے میں تیر اور پہلو میں نیزے مارے۔ پھر سر پر تلواروں سے وار کیا کہ ان کی پیشانی زخمی ہوگئی اور ان کا چہرہ مبارک خون سے تر ہوگیا۔ چنانچہ زرہ جامہ یعنی

آہنی لباس پرزے پرزے ہو گیا اور عمارے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

- کھینچ کر سینے .... حلق پہ خنجر رکھا
- اس بند میں شاعر نے حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا ذکر کیا ہے کہ وہ زخمی ہو چکے ہیں۔ دین کے دشمن نے حضرت کے سینے سے نیزہ نکالا اور آگے بڑھ گیا۔ امام حسین اسی وقت سجدے میں چلے گئے اور اپنا ماتھا کربلا کی خاک پر رکھا۔ اسی دوران شمر خنجر تیز کرتا ہوا امام حسین کی طرف بڑھا اور اپنے ناپاک ارادے کو پورا کرنے لگا کہ زمین و آسمان تھر تھر کانپنے لگے۔ شمر نے گلے پر خنجر رکھا اور سینے پر پاؤں رکھ کر انھیں شہید کر دیا۔ یہاں شاعر امام حسینؓ کے سینے کو قرآن سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ شمر نے قرآن پر پاؤں رکھ کر حلق پر خنجر چلا دیا اور یوں امام حسینؓ شہید کر دیے گئے۔

خاص باتیں

- مرثیہ میں کسی کے مرنے پر رنج و غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔
- مرثیے میں آٹھ اجزائے ترکیبی ہوتے ہیں۔
- سودا نے سب سے پہلے مسدس کی ہیئت میں مرثیے لکھے۔
- میر انیس کو روزمرہ، محاورے، تشبیہات و استعارات کے استعمال میں مہارت حاصل ہے۔

سمجھنے کی باتیں

- اس سبق کے پہلے دو بند رجز کے ہیں جن میں دشمنوں کو مخاطب کر کے انھیں جنگ کرنے سے باز رکھا گیا ہے۔
- آخری دو بند شہادت کے ہیں جن میں حضرت امام حسین کی شہادت کا نہایت دردمندانہ بیان ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- پہلے بند کی زبان عام فہم ہے۔ اس بند کا ہر مصرعہ مکالمہ ہے۔ مکالمہ عام طور پر بات چیت کو کہتے ہیں۔ واقعہ میں تجسس پیدا کرنے کے لیے مکالمہ بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- پہلے بند میں راوی نے خطابت کا انداز اختیار کیا ہے۔
- تیسرا بند محاکات کی عمدہ مثال ہے۔ محاکات کسی واقعہ کو اس طرح بیان کرنے کا نام ہے کہ جسے پڑھ کر اس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ جائے۔
- آسمان کا ہلنا اور زمین کا تھرانا محاورے ہیں جن کا استعمال برمحل کیا گیا ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

صحیح جواب کے سامنے " ✓ " کا نشان لگائیے۔

1۔ حضرت محمدؐ کا نواسا کون ہے؟

(a) حضرت عون

(b) حضرت اما محسینؓ

(c) حضرت عباسؓ

2۔ درست جملے پر " ✓ " کا نشان لگائیں

(a) زرہ جامہ چور چور تھا

(b) جسم پرزے پرزے ہو گیا تھا

(c) عمامے کے پیچ کٹ کٹ کے کھل رہے تھے

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے

(a) نیزہ

(b) جبیں

(c) تیغ

(d) حلق

4۔ مرثیے کی تعریف بیان کیجیے۔

5۔ میر انیس کے انداز بیان پر تبصرہ کیجیے۔